© rasailojaraid.com

مطبوعات

تحقیق الجہاد | تالیف: نواب اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی مرحوم - اردو ترجمہ: مولوی غلام الحسنین پانی پتی - شائع کردہ: نفیس اکیڈمی - کراچی - قیمت: بارہ روپے - صفحات ۲۹۵ -

مغربی سامراج نے ہندوستان میں قدم رکھنے کے بعد اپنا سارا زور اس بات پر صرف کرنا شروع کیا کہ کسی طرح مسلم قوم کو اسلام سے بدظن کر دیا جائے - اس سلسلے میں جتنی ناپاک کوششیں کی گئیں اُن میں ایک کوشش یہ بھی کہ مسلموں اور غیر مسلموں کو یہ باور کرایا جائے کہ اسلام کوئی صلح و آشتی کا مذہب نہیں اور اس کی ترقی اس کی اعلیٰ و ارفع تعلیمات کی رہین منت نہیں بلکہ عربوں کی شمشیر زنی کا نتیجہ ہے - اس الزام کی تردید کے لیے جو قلم حرکت میں آئے اُن میں ایک قلم مولوی چراغ علی کا بھی تھا - زیر تبصرہ کتاب میں مولوی صاحب مرحوم نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اسلام میں اگر جنگ کی کوئی گنجائش ہے تو وہ صرف مدافعانہ جنگ ہے - چنانچہ انہوں نے حضور سرور کائنات کی حیات طیبہ کے سارے غزوات کو مدافعانہ جنگیں ثابت کرنے پر پُورا زور صرف کیا ہے -

یہ طرز فکر چونکہ غلط اور معذرت خواہانہ ہے اس لیے پوری کتاب عجیب و غریب تاویلات اور بعض مقامات پر تحریفات کا گورکھ دھندا معلوم ہوتی ہے - مصنف کے طرز استدلال کی سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ وہ جنگ کو بنیادی طور پر ایک خوفناک بُرائی سمجھتے ہیں - تلوار در حقیقت قوت کا نام ہے اور بسا اوقات شر اور فساد کو دنیا سے مٹانے کے لیے قوت سے زیادہ مفید اور مؤثر کوئی دوسرا ہتھیار نہیں ہوتا اور بعض

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مقامات پر یہ ضروری ہوتا ہے کہ خود آگے بڑھ کر شر اور فساد کے زور کو قوت کے ساتھ توڑ دیا جائے۔ قرآن مجید کی متعدد آیات فاضل مصنف کے نقطۂ نظر کی تردید میں پیش کی جاسکتی ہیں۔ مثلاً وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلّٰهِ (البقرہ۔ ۱۹۳)، فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُونَ (التوبہ۔ آیت ۱۲)

ان آیات سے صاف پتہ چلتا ہے کہ باری تعالیٰ مسلمانوں کو فتنے کی سرکوبی کا حکم دے رہا ہے تاکہ اس کے مٹنے کے بعد اللہ کا دین سربلند ہو۔ مصنف کا استدلال یہ ہے کہ یہ ساری آیات "یا تو ان مشرکین عرب سے متعلق ہیں جو مسلمانان قرن اول کی مخالفت میں عرصہ دراز تک مستقل رہے یا یہودیوں سے تعلق رکھتی ہیں جو مسلمانوں سے معاہدہ کر کے ان کے دشمنوں سے جا ملتے تھے اور مسلمانوں کے خلاف ان کی مدد کرتے تھے۔ دیگر اشخاص جن کی وہ حالت نہیں ہے جو مسلمانوں کی حالت مدینہ میں تھی ان پر ان آیتوں کے احکام کی پابندی عائد نہیں ہوتی۔"

اگر مولوی چراغ علی صاحب کی اس دلیل کو مان لیا جائے تو پھر قرآن مجید کی ساری آیات کو عرب کے خاص حالات اور وقت کے ساتھ مختص کرنا پڑے گا اور قرآن مجید کا یہ دعویٰ کہ وہ تمام نوع بشری کی ہدایت کے لیے نازل کیا گیا ہے، معاذ اللہ بے معنی ہو کر رہ جائے گا۔

اس کتاب کے مصنف سے مرزا غلام احمد قادیانی نے بڑا استفادہ کیا ہے۔ اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب اور مولوی محمد علی لاہوری نے اپنا سارا طرزِ استدلال اس سے لیا ہے۔

یہ کتاب ہمارے نزدیک دینی اعتبار سے کسی طرح بھی قابلِ تعریف نہیں۔ اس کی اگر کوئی اہمیت ہے تو صرف ان لوگوں کے لیے جو سرسید اور ان کے رفقاء کار کی "اسلامی خدمات" اور "دینی بصیرت" کا جائزہ لینے کے آرزومند ہوں۔ وہ البتہ اس کتاب سے بہت کچھ حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ کتاب معذرت خواہانہ طرزِ فکر اور مغرب سے مرعوبیت اور تعلیمات الٰہی کی من مانی تاویلات کی نہایت اچھی تصویر ہے۔

اصل کتاب انگریزی میں ہے جس کا مولوی غلام الحسنین پانی پتی نے عمدہ ترجمہ کیا ہے۔

قولِ سدید فی ذوق التجوید تالیف: قاری منیر احمد صاحب اسلامیہ گرلز کالج لاہور چھاؤنی شائع کردہ ۱

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انجمن محبانِ رسول، وحدت کالونی، لاہور۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ۔ صفحات ۴۷۔

اسلامیہ گرلز کالج، لاہور چھاؤنی میں گذشتہ سال مجلسِ حسنِ قرأت منعقد ہوئی۔ اس میں طالبات نے جو مختلف مقالات پڑھے، زیرِ تبصرہ رسالہ اُن کا مجموعہ ہے۔ آغاز میں مؤلف کا ایک پیغام بھی جس میں فنِ تجوید کی فضیلت بیان کی گئی ہے، درج ہے۔

قرآن مجید کو جذب و شوق اور صحت کے ساتھ پڑھنے کا جذبہ بڑا قابلِ قدر ہے لیکن ہمیں اس بات کو ہرگز فراموش نہ کرنا چاہیے کہ اس مقدس جذبے کے ساتھ جب غلط قسم کا جذبۂ نمائش شامل ہو جاتا ہے تو اس کی دینی اہمیت مجروح ہوتی ہے۔ مثلاً اس رسالے میں فاضل مؤلف نے بڑی مسرت کا اظہار کیا ہے کہ کالج کی طالبات نے لا کالج میں مقابلۂ حسنِ قرأت میں انعامات حاصل کیے۔ ہمارے نزدیک یہ کوئی قابلِ رشک کارنامہ نہیں۔ اس کے علاوہ کتاب میں املا کی بعض بڑی فاش غلطیاں رہ گئی ہیں۔

آدابِ اردو تالیف: جناب حکیم گلچین صاحب کرنالی۔ شائع کردہ: اردو منزل ملتان۔ قیمت دو روپے پچاس پیسے۔

اُردو زبان، فارسی، عربی، ہندی اور انگریزی الفاظ سے مرکب ہے۔ اس لیے یہ بحث شروع ہی سے چلی آرہی ہے کہ کیا اُردو میں مستعمل الفاظ کے تلفظ کو اُسی زبان کے قاعدے کے مطابق ضبط کیا جائے یا اردو میں اس کا جو تلفظ مروّج ہے اُسے ہی معیار سمجھا جائے۔ آدابِ اردو کے مصنف دوسرے طرزِ فکر کے حامل ہیں۔ چنانچہ وہ نہ صرف الفاظ کے اُردو تلفظ کے حق میں ہیں بلکہ اردو تراکیب کو بھی ترجیح دیتے ہیں۔ یہ کتاب معلومات افزا ہے۔ اُردو سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کو اس میں بہت سی کام کی باتیں مل سکتی ہیں۔

حضرت اکبر کے شب و روز تالیف: جناب محمد رحیم دہلوی۔ شائع کردہ: مکتبہ رشیدیہ کراچی۔

قیمت پانچ روپے۔ صفحات ۲۷۶۔

© rasailojaraid.com